غزل

پروفیسر خالد شبیر احمد

دن رات میرے ڈوبے ہیں خوف و ہراس میں
جیتا ہوں روز مرتا ہوں میں آس و یاس میں

ظلمت کی رات کی بھی سحر ہو گی ایک دن
زندہ ہوں اس اُمید پہ میں اس قیاس میں

میرے تخیلات پہ بجلی سی گر گئی
اک آگ سی لگی ہے میرے آس پاس میں

ہر ایک سجدہ جیسے مرا رائیگاں گیا
تاثیر ہے دعا میں نہ ہے التماس میں

یہ آگ کیسی آگ ہے بجھتی نہیں ذرا
رکھا ہے جانے کیا بھلا دولت کی پیاس میں

منزل کی جستجو میں میرے پاؤں شل ہوئے
راہوارِ شوق پھر بھی ہے اپنے حواس میں

ماضی بھی میرے حال پہ حیران ہو گیا
عریاں بدن کو اُس نے دیکھا جو لباس میں

حرص و ہوس ہو جس جگہ اپنے عروج پر
مشکل ہے زندہ رہنا ایسی بود و باس میں

خالدؔ وہ سارے خواب ادھورے ہی رہ گئے
زندہ رہا میں جن کے لیے جن کی آس میں